تحفظ ختم نبوت میں مشائخ کا کردار

حافظ عبدالخالق نقشبندی

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ

۱۸۹۰ء میں حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے مستقل طور پر مدینہ طیبہ میں سکونت پذیر ہونے کا ارادہ فرمایا۔لہذا اس غرض سے حج کا سفر فرمایا، مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے بعد بہت خوش ہوئے کہ اب زندگی کی باقی تمام بہاریں گنبد خضرا کی ٹھنڈی چھاؤں تلے گزاریں گے اسی روز حضور نبی کریم ﷺ پیر مہر علی شاہؒ کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا:

''مہر علی، ہندوستان میں مرزا قادیانی میری احادیث کو تاویل کی قینچی سے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔واپس جاؤ اور اس فتنہ کا سد باب کرو۔''

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ نبی اپنے امتی کو ہمیشہ اعلیٰ وارفع کام کا حکم دیتے ہیں۔مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، جبکہ بیت اللہ شریف میں ایک نماز ادا کرنے پر ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔حضرت ابن عمرؓ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہو کہ مدینہ طیبہ میں مرے، اسے چاہیے کہ وہیں مرے، اس لیے کہ میں اس شخص کا سفارشی ہوں گا جو مدینہ میں مرے گا۔دوسری حدیث میں ہے کہ میں اس کا گواہ بنوں گا۔''

(ترمذی، ابن ماجہ)

لیکن یہاں حضور نبی کریم صلی اللہ اپنے ایک امتی کو حکم دے کر قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لیے واپس ہندوستان بھیج رہے ہیں۔اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ تحفظ ختم نبوت کا کام جہاد عظیم ہے۔اس کام سے بڑھ کر کوئی کام ''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر'' کی تعریف پر پورا نہیں اترتا۔جو کوئی شخص دنیا کے کسی خطے میں تحفظ نبوت کا کام کرتا ہے، اسے بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی ﷺ میں نمازیں پڑھنے سے کروڑوں درجہ زائد ثواب ملتا رہے گا کیونکہ اس کی کوشش سے ایک مسلمان مرتد ہونے سے بچ جاتا ہے اور ایک گم کردہ راہ قادیانی واپس اسلام کی آغوش میں آجاتا ہے۔اگر کوئی شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرتا ہے تو اس کو ثواب تو ہوگا ہی لیکن اس کی وجہ سے جتنے آدمی اس نیک کام کو شروع کریں گے یا اس فتنہ کے کفریہ عقائد سے آگاہ ہو کر اپنا ایمان بچائیں گے یا اس فتنہ میں مبتلا لوگ واپس اسلام کی آغوش میں آجائیں گے، تو ان سب لوگوں کی نیکیوں میں اس شخص کا بھی مستقل حصہ ہوگا۔تحفظِ ختم نبوت کا کام ایک ایسے سرمائے کی مثل ہے جو کسی منافع بخش تجارت میں لگا دیا جائے تو اس سے ہمیشہ اس کا منافع ملتا رہے۔دوسری اہم بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ تحفظ ختم نبوت کے کام کی سرپرستی اور نگرانی براہ راست حضور نبی کریم ﷺ خود فرماتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر خود راہنمائی بھی فرماتے ہیں۔

چنانچہ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ واپس ہندوستان تشریف لائے اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے دن رات ایک کر دیا۔پیر صاحب نے نہ صرف مسلمانوں کو اس فتنہ کی شر انگیزیوں سے آگاہ کیا بلکہ قادیانیت کی تردید میں کئی ایک کتب بھی تحریر فرمائیں جن میں قادیانی عقائد وعزائم کا منہ توڑ جواب دیا۔آپ کی بھرپور کوششوں سے مرزا قادیانی حواس باختہ ہو گیا اور کہا کہ بادشاہی مسجد لاہور میں میرے ساتھ تفسیر نویسی کا تحریری مناظرہ کر لیں۔

پیر صاحب نے جواباً فرمایا کہ ممکن ہے اس طرح مناظرہ میں فیصلہ نہ ہو سکے۔ایک کاغذ پر قلم تم رکھ دو، ایک کاغذ پر قلم میں رکھ دیتا ہوں۔جس کا قلم خود بخود لکھنا شروع کر دے، وہ سچا اور جس کا قلم پڑا رہے وہ جھوٹا۔پھر فرمایا کہ اگر یہ بھی منظور نہیں تو تم حسب وعدہ شاہی مسجد میں آؤ، ہم دونوں اس کے مینار پر چڑھ کر چھلانگ لگاتے ہیں، جو سچا ہوگا، وہ بچ جائے گا اور جو کاذب ہوگا، وہ مر جائے گا، مرزا قادیانی نے جواب میں اس طرح چپ سادھی کہ گویا دنیا ہی سے رخصت ہو گیا۔بعدازاں قادیانی جماعت کا ایک وفد حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ ایک اندھے اور ایک لنگڑے کے حق میں آپ دعا کریں، دوسرے اندھے اور لنگڑے کے حق میں مرزا قادیانی دعا کرے۔جس کی دعا سے اندھا اور لنگڑا ٹھیک ہو جائیں، وہ سچا ہے، اس طرح حق وباطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔پیر صاحب نے جواب دیا کہ یہ بھی منظور ہے لیکن مرزا قادیانی کو پیر صاحب کے سامنے آنے کی ہمت نہ پڑی۔اس پر پیر مہر علی شاہؒ نے فرمایا: جو شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرتا ہے، اس کی پشت پر نبی ﷺ کا ہاتھ ہوتا ہے۔''

حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہؒ

امیر ملت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہؒ ان عظیم بزرگوں میں شامل ہیں جن کی زندگی کا مقصد صرف تحفظ ناموس رسالت ﷺ تھا اور اس مشن کی تکمیل کے لیے انہوں نے شب و روز ایک کر دیے۔تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے سلسلہ میں آپکی خدماتِ جلیلہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

آپ نے مرزا قادیانی کو ہر طرح سے للکارا۔اسے دعوت دی کہ وہ میدان میں آکر اپنے دعویٰ نبوت کو سچا ثابت کرے۔مناظرہ کرے یا مباہلہ کرے۔پانچ ہزار روپیہ کا انعام وصول کر لے۔اگر مرزا قادیانی میدان میں نہیں آسکتا تو ہم ان کے پاس جانے کو تیار ہیں مگر مرزے کو کوئی بھی بات ماننے کی جرأت نہ ہو سکی۔

آخر کار ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء بروز پیر رات کے جلسہ میں لاہور وبیرون لاہور کے ہزاروں مسلمانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا:

''ہم نے مرزا قادیانی کا بہت انتظار کیا ہے لیکن وہ سامنے نہیں آیا، پیشگوئی کرنا میری عادت نہیں لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مرزا کا خدائی فیصلہ ہو چکا ہے۔خدا کے فضل و کرم سے وہ میرے مقابلہ میں نہیں آئے گا۔کیونکہ میرا نبی ﷺ سچا ہے اور میں صدق دل سے اس سچے نبی ﷺ کا غلام ہوں۔آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں ہمیں اس جھوٹے نبی سے نجات عطا فرمائے گا۔''

جب آپ نے یہ پیشین گوئی فرمائی تو ہزاروں مسلمانوں نے یک زبان ہو کر آمین کی صدائیں بلند کیں۔یہ پیشین گوئی آپ نے رات دس بجے فرمائی اور ۲۶ مئی کو صبح دس بج کر دس منٹ پر مرزا قادیانی آنجہانی ہو گیا۔مولانا رومؒ نے سچ فرمایا ہے:

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک بار کہا تھا کہ ''جو کوئی ہیضے کی موت مرے گا وہ ذلت کی موت مرے گا''۔آسمان کا تھوکا منہ پر آیا۔جس رات حضرت امیر ملت قدس سرہ نے پیش گوئی فرمائی تھی،اسی رات تھوڑی دیر بعد مرزا کو ہیضہ ہوا۔نصف شب گزرنے تک مرض نے شدت اختیار کر لی۔مرنے سے چھ گھنٹے قبل زبان بند ہو گئی۔نجاست منہ سے نکلتی رہی اور اسی حالت میں (۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) (صبح دس بج کر دس منٹ پر) خاتمہ ہو گیا۔مرزا کی تاریخ وفات ہے

لقد دخل فی قعر جھنم (۱۳۲۶ھ)

جس وقت حضرت امیر ملت قدس سرہ نے مرزا کی ہلاکت کی پیش گوئی فرمائی تھی تو لوگوں نے اسے پوری اہمیت نہ دی مگر جب پوری ہو گئی تو حد درجہ حیران ہوئے۔اس پیش گوئی کا مرزائیوں نے آج تک ذکر نہیں کیا۔مفتی محمد عبداللہ ٹونکیؒ،پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور نے فرمایا کہ:

''ہم پہلے تو اس پیش گوئی کو معمولی سمجھتے تھے آخر وہ تو سب سے بڑھ کر نکلی۔''

حضرت امیر ملت قدس سرہ نے جب مرزا کی ہلاکت کی خبر سنی تو فوراً سجدۂ شکر بجا لائے۔اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مسلمانوں کے ایمانوں کو محفوظ رکھا۔اپنے حبیب پاک ﷺ کی صداقت ظاہر فرمائی اور مسلمانوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھا۔

اب ان کے دیکھنے کو آنکھیں ترستی ہیں

یارب وہ ہستیاں اب کس دیس بستی ہیں